قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ

جلد اول

از افاداتِ عالیہ و بمطابق فتاویٰ فقیہ اہل البیت علیہم السلام

حضرت آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی مد ظلہ العالی

قسط دوم۔ باب الطہارت (صفائی، پاکیزگی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ (جلد اول)

باب الطہارت (پاکیزگی)

صفائی ستھرائی کا اسلام میں مقام:

یہ بات محتاج بیان نہیں کہ صفائی ستھرائی جسمانی صحت کے لئے اشد ضروری ہے اسلام میں صفائی کا کیا مقام ہے؟ اس کے سمجھنے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ اسلام نے صفائی اور پاکیزگی کو جزوایمان قرار دیا "**النظافة من الایمان** نظافت (پاکیزگی) ایمان میں داخل ہے"۔ کہیں فرمایا "**الطھور شطر الایمان** پاکی ایمان کا جزو ہے"۔

کبھی فرمایا "**الطھور نصف الایمان**" پاکیزگی نصف ایمان ہے (**محبة العلوم**) صفائی ستھرائی کا جس طرح اسلام نے مکمل انتظام کیا ہے اور اس کو مذہبی اور اخلاقی حیثیت دے کر اس کو جو اہمیت دی ہے اس کی دوسرے ادیان میں مثال نہیں مل سکتی۔ بول و براز کے **بعد استنجاء، مقاربت (ہم بستری) کے بعد غسل جنابت، غسل حیض و نفاس وغیرہ ہر نماز کے لئے وضو، ہر جمعہ کو غسل، بالوں کی کنگھی پٹی، ناخن کٹوانے کا حکم، موئے زہار (زیر ناف بال) اور زیر بغل بال کٹوانے کا امر (حکم)، مسواک کرنے کی تاکید (زور دینا)، مزید صاف ستھرے کپڑے استعمال کرنے کا حکم، ختنے کی سنت، خوشبو استعمال کرنے** کی ترغیب وغیرہ تک سب اسی چیز کے مختلف مظاہر (ظاہر ہونے کی جگہیں) ہیں اسلام کا لطیف (شفاف، نرم) مزاج یہ برداشت نہیں کرتا کہ اس کے نام لیوے کثیف (گندے) رہیں۔ اور اپنے گھر بار اور شہروں کو گندہ رکھیں **آنحضرت** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کا ارشاد** ہے۔ "**اپنے گھروں اور گھروں کے صحن کو کوڑے کرکٹ سے پاک صاف رکھا کرو کیونکہ خدائے تعالیٰ پاک ہے اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے**"۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفلِ مبارک میں اگر اور

کافور (**ایک نہایت تیز خوشبو**) کی انگیٹھیاں (**آگ رکھنے کا برتن**) سلگائی (جلائی) جاتی تھیں تاکہ ہوا صاف رہے اور صحت پر ناخوشگوار اثر نہ پڑے۔

اس تمہیدی (**ابتدائی**) بیان کے بعد ہم عام فقہی ترتیب کے مطابق پہلے پانی، اس کے اقسام اور ان کے احکام بیان کرتے ہیں اس کے بعد باب الطہارت (**پاکیزگی**) کے دوسرے ضروری مباحث (**بحث کے مقامات پر**) بیان کئے جائیں گے۔**انشاءاللہ**۔

آب مطلق (آزاد، بے قید) و مضاف (ملا ہوا):

سو مخفی (چھپا) نہ رہے کہ پانی کی دو قسمیں ہیں۔ (1) **مطلق** (جس پر بلا کسی قید و اضافت (میل ملاؤ) کے پانی کا اطلاق (عائد) کیا جائے) (2) **مضاف** (جس پر بلا قید و اضافت (میل ملاؤ) پانی کا اطلاق (عائد) نہ کیا جائے جیسے کسی پھل وغیرہ سے نچوڑا ہوا پانی مثلاً گلاب کا پانی، انار کا پانی، انگور کا پانی اور ہندوانہ کا پانی وغیرہ یا کسی اور چیز کے ساتھ اس طرح ملایا جائے کہ اس پر مطلق آب کا اطلاق نہ ہو سکے) جیسے مذکورہ بالا آب مضاف میں آب مطلق شامل کیا جائے اور وہ بھی مضاف کا رنگ دھار لے۔

آب مطلق کے اقسام:

آب مطلق کی پانچ قسمیں ہیں۔ (1) جاری (جس کا مادہ ہو) قلیل ہو یا کثیر۔ (2) غیر جاری مگر کُر۔ (3) کُر سے کمتر۔ (4) کنواں۔ (5) اور بارش کا پانی۔

ان کی اقسام کے احکام و مسائل:

مسئلہ نمبر 1: بلا اختلاف (بغیر کسی اختلاف) پانی **بجمیع** (سب، تمام) اقسام خود طاہر (پاک) ہے اور حدث (باطنی (اندرونی) کثافت (نجاست)) اور خبث (ظاہری نجاست) سے مطہر (پاک کنندہ) ہے اور اس میں بھی کوئی

اختلاف نہیں کہ جب کسی نجاست کے ملنے سے اس کا رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل ہو جائے تو اس سے پانی کی تمام قسمیں نجس ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر نجاست ملنے سے رنگ، بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو تو پھر نجس ہوتا ہے یا نہ اس میں تفصیل ہے۔

قسم اول، قسم دوم، چہارم اور پنجم (یعنی آب جاری، کُر، کنواں اور بارش کے پانی کا (جبکہ برس رہا ہو) حکم یہ ہے کہ وہ ملاقات نجاست سے نجس نہیں ہوتا لیکن قسم سوم (جو جاری نہ ہو اور کُر سے بھی کمتر ہو جسے آپ قلیل کہا جاتا ہے) کے متعلق اشہر (**مشہور**) واظہر (**واضح**) قول (**بات**) یہ ہے کہ وہ ملاقات نجاست سے نجس ہو جاتا ہے۔

کرُ() کی حد بندی:

مسئلہ: اگرچہ کُر کی حد بندی میں سخت اختلاف ہے مگر تحقیقی قول یہ ہے کہ اگر اس کی حد بندی وزن کے ذریعہ سے کی جائے تو وہ بارہ سو (100) رطل (**آدھا کلو**) عراقی ہے اور اگر مساحت (**پیمائش**) کے ذریعے کی جائے تو تین بالشت طول (**لمبائی**)، تین بالشت عرض (**چوڑائی**) اور تین بالشت عُمق (**گہرائی**)، جس کا مکسر (**لمبائی، چوڑائی اور گہرائی کا حاصلِ ضرب**) ستائیس بالشت بنتا ہے۔ مگر احوط (**بہتر**) یہ ہے کہ ساڑھے تین تین بالشت طول (**لمبائی**)، عرض (**چوڑائی**) اور عُمق (**گہرائی**) ہو جس کا مکسر (**لمبائی، چوڑائی اور گہرائی کا حاصلِ ضرب**) 42 بالشت 43 ویں بالشت کا 7/8 حصہ بنتا ہے۔ **فتدبر**۔

ایضاح:

کنوئیں میں مختلف نجاستوں کے گرنے سے جو عام فقہی کتابوں میں لکھا ہوتا ہے کہ اتنے ڈول کھینچے جائیں تو یہ اس صورت میں ہے جبکہ نجاست کی وجہ سے کنوئیں کے پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ بدل جائے۔ ورنہ بصورت دیگر صرف مستحب ہیں۔ **فلا تغفل**۔

آب مضاف کے احکام:

مسئلہ نمبر 1: آب مضاف اگرچہ طاہر ہے مگر بنا بر مشہور (بلکہ اس پر اجماع و اتفاق کا دعویٰ کیا گیا ہے) حدث (باطنی کثافت) و خبث (ظاہری نجاست) سے مطہر (پاک کنندہ) نہیں ہے احقر کے نزدیک یہی غیر مشہور قول قوی ہے کہ اس سے حدث و خبث ہر دو کا ازالہ ہو سکتا ہے جیسا کہ متعدد نصوص میں وارد ہے مگر احتیاط اس میں ہے کہ قول مشہور کی اتباع کی جائے۔ **(واللہ العالم)**۔

مسئلہ 2۔ اسی طرح آب مضاف کے متعلق دعوائے اجماع کیا گیا ہے کہ وہ جس قدر بھی کثیر مقدار میں ہو مگر ذرہ سی نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے۔ اگرچہ مشہور کی دلیل بالکل علیل ہے۔ مگر احتیاط اسی میں ہے کہ ان کی ہمنوائی کی جائے۔

(اقتباس از قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ جلد اول۔ صفحہ 40تا43، مطبوعہ)